باب 6

ہندوستانی تہذیب کا آغاز

(The Beginnings of Indian Civilisation)

”ہندوستان کی قدیم ترین تہذیب جسے متعدد ناموں جیسے ہڑپّا، سندھ یا سندھ سرسوتی تہذیب کے نام سے جانا جاتا ہے، واقعی کئی معنوں میں بڑی اہم تھی۔ اس نے ثابت کیا کہ کیسے ایک متوازن معاشرہ اچھی طرح زندگی گزارتا ہے۔ جہاں امیر اور غریب کے مابین کوئی خاص فرق نہیں تھا۔ اصل میں، ہڑپائی تہذیب استحصال کی نہیں بلکہ باہمی رواداری کی منظر نامہ تھی۔“

— بی.بی. لال

اہم سوالات

1. تہذیب کسے کہتے ہیں؟
2. برصغیر ہند کی ابتدائی تہذیب کون سی تھی؟
3. برصغیر ہند کی اہم حصولیابیاں کیا تھیں؟

[redacted]

شکل 6.1: دھولا ویرا کے قلعہ کے علاقے کے شمالی دروازے کا داخلہ

© NCERT republished

تہذیب کیا ہے؟

باب 4 کے آخر میں ہم نے دیکھا کہ کیسے انسانوں کا پہلا گروہ ایک مقام پر رہنے لگا، کاشت کاری کرنے لگا اور کچھ تکنیکوں (مثلاً تعمیرات، فلزیات اور نقل و حمل) کو فروغ دیا اور تہذیب کی طرف گامزن ہوئے۔

فلزیات (Metallurgy): اس میں زمین سے دھات کو نکالنے، ان کو صاف کرنے یا یک جا کرنے کے طریقۂ کار کے ساتھ ساتھ دھاتوں اور ان کی خصوصیات کا سائنسی مطالعہ بھی شامل ہے۔

آخر تہذیب کیا ہے؟ عام طور پر یہ اصطلاح انسانی معاشروں کے ترقی یافتہ مرحلے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ حتمی طور پر آسان لفظوں میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ کسی تہذیب میں درج ذیل خصوصیات ہونی چاہئیں:

- **حکومت اور انتظامیہ کی کوئی شکل**— جو معاشرے کی پیچیدگیوں اور اس کی سرگرمیوں کی دیکھ بھال کرتی ہے۔
- **شہر کاری**— شہری منصوبہ بندی، شہروں کی ترقی اور ان کا انتظام جس میں عمومی طور پر پانی کا انتظام اور گندے پانی کی نکاسی کا نظام شامل ہیں۔
- **مختلف اقسام کی دست کاری**— جس میں خام مواد (مثلاً پتھر یا دھات) تیار شدہ اشیا (مثلاً زیورات اور اوزار) وغیرہ کی پیداوار۔
- **تجارت**— ہر قسم کے اشیا کی اندورنی (کسی شہر یا علاقے کے اندر) اور بیرونی (دور دراز علاقوں یا دنیا کے دیگر حصوں) کے ساتھ تجارت۔
- **تحریر کی کوئی شکل**— جس کی ضرورت ریکارڈ رکھنے اور تبادلۂ خیال کے لیے ہوتی ہے۔
- **زندگی اور دنیا کے بارے میں ثقافتی خیالات**— اس میں زندگی اور دنیا کے بارے میں جن کا اظہار آرٹ، فنِ تعمیر، ادب، زبانی روایات یا سماجی رسوم کے ذریعے ہوتا ہے۔
- **پیداواری زراعت**— جو نہ صرف دیہاتوں بلکہ شہروں کی ضرورت پوری کرنے کے لیے بھی کافی ہو۔

آیئے غور و فکر کریں

آپ کے خیال میں درج بالا خصوصیات میں بنیادی خصوصیت کون سی ہے، یعنی ایک ایسی خصوصیت جو تمام لوگوں کی ترقی کے لیے لازمی ہو؟

آیئے معلوم کریں

وہ تمام خصوصیات جو اوپر درج کی گئی ہیں کیا آپ ایسے روز گاروں یا پیشوں کی فہرست بنا سکتے ہیں جو اس وقت کے سماج میں رائج ہوں؟

یہ تمام خصوصیات آج کی دنیا کے بیشتر معاشرے میں آسانی کے ساتھ دیکھی جا سکتی ہیں لیکن جس پس منظر میں ہم نے ابھی اس کی وضاحت کی ہے اس میں تہذیب کا آغاز کب ہوا؟

دنیا کے مختلف حصوں میں مختلف اوقات میں تہذیب کا آغاز ہوا۔ اس خطے میں جسے میسوپوٹامیا (جدید عراق اور شام) کہا جاتا ہے، 6000 سال قبل تہذیب وجود میں آئی اور چند صدیوں بعد قدیم مصری تہذیب کا آغاز ہوا۔ آگے کے درجات میں آپ ان کے بارے میں اور کچھ دیگر تہذیبوں کے بارے میں پڑھیں گے۔ حقیقی معنوں میں ان قدیم تہذیبوں کے زبردست تعاون اور اُن قدیم تہذیبوں کی ترقیات کے بغیر انسانیت آج اپنے موجودہ مرحلے تک نہیں پہنچ سکتی تھی۔

فی الحال ہم برصغیر ہند اور شمال مغربی خطے پر روشنی ڈالیں گے جہاں سے ہماری کہانی شروع ہوتی ہے۔

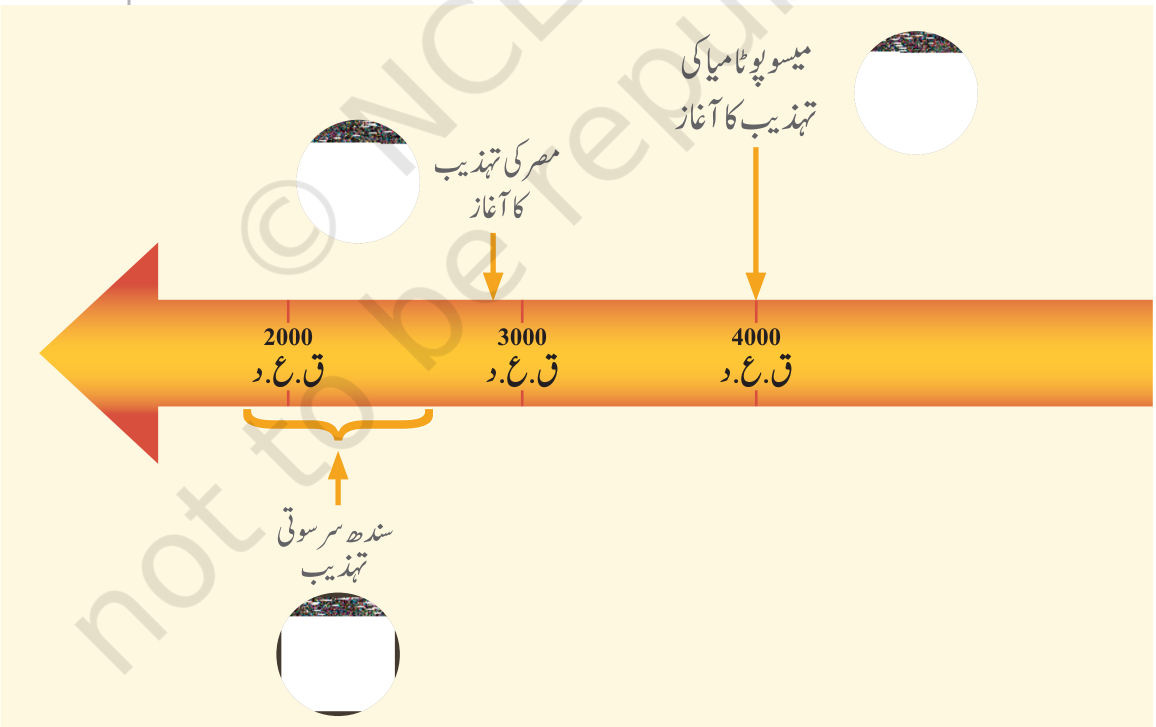

شکل 6.2: تقریباً 2600 سے 1900 ق.ع.د تک سندھ سرسوتی تہذیب کے دور کو دکھانے والی وقوعی ترتیب

© NCERT not to be republished

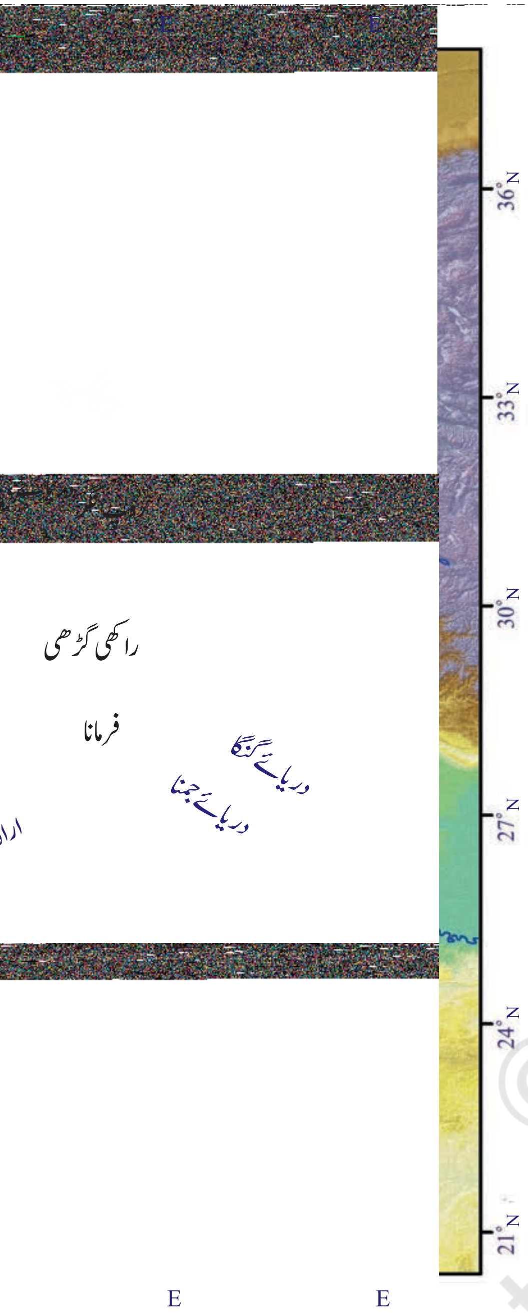

گاؤں سے شہر کی طرف

پنجاب کے وسیع میدانی علاقے (جو آج ہندوستان اور پاکستان کے درمیان منقسم ہے) اور سندھ (اب پاکستان میں) کو دریائے سندھ اور اس کی **معاون ندیاں** سیراب کرتی ہیں۔ اس سے ان میدانوں میں زرخیزی آئی ہے اور اسی وجہ سے یہ زراعت کے لیے سازگار ہیں۔ اس سے ذرا آگے مشرق میں چند ہزار سال پہلے ایک اور دریا 'سرسوتی' ہمالیہ کے دامن سے ہریانہ، پنجاب، راجستھان اور گجرات کے علاقوں سے ہوتا ہوا بہتا تھا (دیکھیے شکل 6.3)۔ اس پورے علاقے میں تقریباً 3500 ق.ع.د سے گاؤں ترقی کرتے کرتے قصبات کی شکل اختیار کر گئے۔ تجارت اور دوسرے تبادلوں میں اضافے کے ساتھ یہ قصبے مزید بڑھ کر شہروں کی شکل اختیار کر گئے۔ یہ تبدیلی تقریباً 2600 ق.ع.د کے آس پاس ہوئی۔

معاون ندی (Tributary): وہ ندی جو بڑے دریا (یا جھیل) میں ملتی ہے۔ مثال کے طور پر جمنا گنگا کی ایک معاون ندی ہے۔

آثارِ قدیمہ کے ماہرین نے اس تہذیب کو کئی نام دیے ہیں۔ مثلاً سندھ تہذیب، ہڑپّا تہذیب، سندھ سرسوتی تہذیب اور سندھو سرسوتی وغیرہ۔ ہم ان سبھی اصطلاحات کو استعمال کریں گے۔ اس کے باشندوں کو 'ہڑپائی' کہا جاتا ہے۔ یہ دنیا کی قدیم ترین تہذیبوں میں سے ایک ہے۔

اسے یاد رکھیں

اس تہذیب کے باشندوں کو آج ہڑپائی کیوں کہا جاتا ہے؟ اس کا آسان جواب یہ ہے کہ تقریباً ایک صدی قبل 21-1920 میں ہڑپّا (آج کے پاکستان کا پنجاب) اس تہذیب سے متعلق پہلا شہر، کھدائی میں دریافت ہوا تھا۔

اس ترقی کو ہندوستان کی اولین شہری توسیع بھی کہا جاتا ہے۔

© NCERT not to be republished

شکل 6.3: سندھ-سرسوتی تہذیب کی کچھ اہم بستیوں کا نقشہ۔ پہاڑی سلسلوں (بھورے رنگ) سے بنی قدرتی حدود کو دیکھیے۔

آیئے معلوم کریں

اس تہذیب کے کچھ اہم شہروں کو نقشے (شکل 6.3) میں نشان زد کیا گیا ہے۔ کیا آپ کلاس کی سرگرمی کے طور پر اگلے صفحے پر دیے گئے جدول میں ان شہروں کو جدید ریاستوں یا علاقوں سے ملانے کی کوشش کر سکتے ہیں؟

© NCERT not to be republished

ہڑپائی شہر	جدید ریاست / خطہ
دھولاویرا	پنجاب
ہڑپّا	گجرات
کالی بنگا	سندھ
موہن جو داڑو	ہریانہ
راکھی گڑھی	راجستھان

دریائے سرسوتی

نقشے (صفحہ 89 پر شکل 6.3) میں سندھ (یا سندھو) اور اس کی پانچ اہم معاون ندیوں کو دکھایا گیا ہے۔ اہم شہروں کی نشو و نما ان پانچ دریاؤں کے کنارے پر ہوئی جیسے موہن جو داڑو اور ہڑپّا لیکن دریائے سرسوتی کے ساتھ ساتھ بہت سے مقامات بھی ہیں جو آج ہندوستان میں گھگر اور پاکستان میں ہاکڑا (اس لیے دریائے گھگر-ہاکڑا نام ہوا) کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ اب یہ ایک موسمی دریا ہے کیوں کہ یہ صرف برسات کے موسم میں بہتا ہے۔

دریائے سرسوتی کا ذکر پہلی بار رِگ وید میں ملتا ہے جو دعاؤں کا قدیم مجموعہ ہے اور جس کے بارے میں ہم ساتویں باب میں پڑھیں گے۔ اس متن میں سرسوتی کو دیوی کے طور پر اور پہاڑ سے سمندر کی طرف بہتے ہوئے دریا کے طور پر پوجا جاتا ہے۔ بعد کی تحریروں میں دریا کے خشک ہونے اور آخر کار غائب ہونے کا ذکر کیا گیا ہے۔

قصباتی منصوبہ بندی (Town-Planning)

ہڑپّا اور موہن جو داڑو (جو اب پاکستان میں ہے) اس تہذیب کے دریافت ہونے والے پہلے دو شہر تھے۔ ان کی شناخت ایک صدی پہلے 1924 تک کی گئی ہے۔ چوں کہ سندھ کے میدانی علاقوں میں کئی مقامات کی دریافت ہوئی اس لیے اس تہذیب کو ابتدا میں وادیٔ سندھ کی تہذیب کہا گیا۔

بعد میں دوسرے بڑے شہروں جیسے دھولاویرا (گجرات میں)، راکھی گڑھی (ہریانہ میں)، گینویری والا (پاکستان کے صحرائے چولستان میں) اور سیکڑوں چھوٹے مقامات (جیسے گجرات میں لوتھل) دریافت ہوئے۔ ان میں سے کچھ کی کھدائی کی گئی۔ ایسی دریافتوں کا سلسلہ آج بھی جاری ہے۔

© NCERT not to be republished

آیئے غور و فکر کریں

ممکن ہے کہ آپ نے وادیٔ سندھ کی تہذیب کو دیکھا ہو اور غور کیا ہو کہ ہم نے یہ اصطلاح استعمال نہیں کی ہے۔ (صفحہ نمبر 89 پر دیا گیا نقشہ 6.3) یہ واضح کرتا ہے کہ 'وادی' کی اصطلاح کیوں متروک ہے، جیسا کہ ہمیں علم ہے کہ تہذیب سندھ کے علاقے سے بہت آگے تک پھیلی ہوئی تھی۔

یہاں یہ بات بہت دل چسپ ہے کہ سرسوتی کی وادی میں نہ صرف دو بڑے شہر راکھی گڑھی اور گنویری والا شامل ہیں بلکہ کئی چھوٹے شہر (ہریانہ میں فرمانا، راجستھان میں کالی بنگا) اور چند قصبے (بھرّانا اور بناولی، دونوں ہریانہ میں) بھی شامل ہیں۔ در حقیقت یہ نقشہ (صفحہ 89 پر شکل 6.3) اس خطے میں مقامات کے انتہائی گھنے پن کو ظاہر کرتا ہے۔

قلعہ بندی (Fortification): ایک بڑی دیوار کسی بستی یا شہر کے گرد بنائی جاتی ہے، جو عموماً دفاعی مقاصد کے لیے ہوتی ہے۔

ہڑپّا کے بڑے شہروں کو خاص منصوبہ بندی کے تحت تعمیر کیا گیا تھا۔ ان کی چوڑی سڑکیں تھیں (صفحہ 92 کی 6.4 اور 6.5 شکلیں) جن کی رُخ بندی زیادہ تر بنیادی سمتوں پر کی گئی تھی۔ ایسا لگتا ہے کہ زیادہ تر شہر **فصیلوں** سے گھرے ہوئے ہیں اور ان کے دو نمایاں حصے تھے۔ 'اوپری قصبہ' جہاں شاید مقامی **اشرافیہ** (طبقہ) آباد تھا اور 'نچلا قصبہ' جہاں عام لوگ رہتے تھے۔

اشرافیہ (Elite): یہاں اس لفظ سے مراد معاشرے کے اعلیٰ درجے ہیں جیسے حکمراں، حکام، منتظم اور پادری۔

کچھ بڑی عمارتیں اجتماعی مقاصد کے لیے استعمال ہوتی تھیں مثلاً گودام جہاں سامانوں کو آگے بھیجنے کے لیے رکھا جاتا تھا۔ سڑکوں اور چھوٹی گلیوں میں مختلف سائزوں کے انفرادی مکانوں کی قطاریں تھیں۔ دل چسپ بات یہ ہے کہ چھوٹے اور بڑے مکانات کی تعمیر کا معیار یکساں تھا۔ وہ تمام عمارتیں عام طور پر اینٹوں سے بنی تھیں۔

بعض عمارتوں کا مقصد آج بھی بحث کا موضوع بنا ہوا ہے۔ یہ موہن جوداڑو کے مشہور عظیم حمام (Great bath) سے متعلق ہے۔ (صفحہ نمبر 93 پر شکل 6.6) ایک چھوٹا لیکن وسیع حوض جس کی پیمائش تقریباً 7×12 میٹر تھی اور جس میں واٹر پروف مواد (جیسے قدرتی بٹومن (رال)، تار کی ایک قسم) احتیاط سے بچھائی گئی اینٹوں کے اوپر لگایا جاتا ہے۔ حوض چھوٹے کمروں سے گھرا ہوا تھا جن میں سے ایک میں کنواں تھا۔ حوض کے ایک کونے میں ایک نالی تھی جو گاہے بہ گاہے حوض کو خالی کرنے اور اسے تازہ پانی سے بھرنے کے کام آتی تھی۔

(اوپر) شکل 6.4: کالی بنگا (راجستھان) کے نچلے قصبے میں ایک چوڑی سڑک۔

(بائیں) شکل 6.5: کھڑی گلیوں کے ساتھ دھولا ویرا کا رہائشی علاقہ، درمیانی قصبہ (دھولا ویرا کے تین الگ الگ زون تھے، دوسرے شہروں کی طرح دونہیں۔) اس کے علاوہ اس شہر میں زیادہ تر عمارتوں کی بنیادیں پتھروں کی تھیں۔

شکل 6.6: موہن جوداڑو کا عظیم حمام

اس طرح کی عمارت کا کیا مقصد تھا؟ آثارِ قدیمہ کے ماہرین نے اس کی کئی ممکنہ تشریحات پیش کی ہیں۔ لوگوں کے لیے عوامی غسل خانہ، صرف شاہی خاندان کے لیے غسل خانہ، یا مذہبی رسومات کے لیے استعمال ہونے والا حوض۔ پہلی تشریح کو اب مسترد کر دیا گیا ہے کیوں کہ اب یہ پتا چلا ہے کہ اس شہر کے زیادہ تر گھروں میں انفرادی غسل خانے تھے۔

آیئے معلوم کریں

کلاس میں آخری دو تشریحات کے بارے میں بحث کیجیے۔ کیا آپ کسی اور کے بارے میں غور کر سکتے ہیں؟ یاد رکھیے کہ اس معاملے میں ہمارے پاس تاریخ کا کوئی اور ماخذ– کوئی نوشتہ، کوئی متن یا کسی سیاح کا یاداشت نامہ نہیں ہے۔

© NCERT not to be republished

پانی کا انتظام

ہڑپائی باشندے پانی کی فراہمی اور صفائی کے نظام کو بہت اہمیت دیتے تھے۔ ان کے گھروں میں اکثر نہانے کے لیے الگ الگ جگہیں ہوتی تھیں۔ یہ نالوں کے ایک لمبے جال (نیٹ ورک) سے جڑے ہوئے تھے (شکل 6.7) جو عام طور پر سڑکوں سے نیچے کی طرف بہتے تھے اور گندے پانی کو دور لے جاتے تھے۔

شکل 6.7: لوتھل (گجرات) میں گندے پانی کی نکاسی کا نظام

ذخائر (Reservoir): ایک بڑی قدرتی یا مصنوعی جگہ جہاں پانی جمع کیا جائے۔

موہن جوداڑو میں لوگ اینٹوں سے بنے ہوئے سیکڑوں کنوؤں سے پانی نکالتے تھے لیکن دوسرے علاقوں میں یہ تالابوں، قریبی چشموں (ندیوں) یا انسانوں کے ذریعے بنائے ہوئے **آبی ذخیروں** سے لیا جاتا ہوگا۔ دھولاویرا (گجرات میں کچھ کے رن) میں سب سے طویل آبی ذخیرے کی لمبائی 73 میٹر تھی۔

آیئے معلوم کریں

[redacted]

کلاس سرگرمی کے طور پر کسی بھی پیمائشی فیتے کی مدد سے اپنی کلاس روم، اسکول کے برآمدے یا کھیل کے میدان کی لمبائی ناپیے۔ ان لمبائیوں کا موازنہ دھولاویرا کے طویل ترین آبی ذخیرے کی لمبائی سے کیجیے۔

دھولاویرا میں تقریباً چھے آبی ذخیرے پتھروں سے بنائے گئے تھے یا انھیں چٹانیں کاٹ کر بنایا گیا تھا (شکل 6.8)۔ ان میں سے زیادہ تر پانی کی مؤثر ذخیرہ کاری اور تقسیم کے لیے زیرِ زمین نالوں سے مربوط تھے۔

[redacted]

[redacted]

[redacted]

شکل 6.8: دھولا ویرا میں چٹان کے اندر بنایا گیا ایک بڑا آبی ذخیرہ جس کی لمبائی 33 میٹر ہے۔

© NCERT not to be republished

آیئے غور و فکر کریں

اس طرح کے ذخائر کے سلسلے کی تعمیر کے لیے مطلوب مزدوروں کی بڑی مقدار کا تصور کیجیے۔ آپ کے خیال میں کس نے ان کے کاموں کو منظم کیا اور انھیں مخصوص ہدایات دیں؟ آپ یہ کیسے سمجھتے ہیں کہ انھیں ان کی اجرت کیسے ادا کی گئی ہوگی؟(اشارہ: اس وقت ان کے پاس کوئی پیسے نہیں تھے جس طرح سے آج ہمارے پاس ہیں)چوں کہ ذخائر کو وقتاً فوقتاً صفائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو کیا اس کی دیکھ بھال مقامی انتظامیہ کرتی تھی؟ ان سب سے ہمیں شہر کے خاتموں اور بلدیاتی انتظامیہ کے بارے میں پتا چلتا ہے اداروں اور شہر کے ذمے داروں کو ان سب سے کیا اشارہ ملتا ہے؟

تصور کیجیے اور اپنے اساتذہ کے ساتھ تبادلۂ خیال کیجیے۔ ماہرینِ آثارِ قدیمہ بھی ان سوالات پر غور و فکر کرتے ہیں لیکن ان کے جوابات ہمیشہ نتیجہ خیز نہیں ہوتے۔

ہڑپّائی تہذیب کے لوگ کیا کھاتے تھے؟

ہڑپّا تہذیب کے لوگوں نے چھوٹی اور بڑی ندیوں کے آس پاس اپنی بستیاں بسائیں۔ پانی تک آسان رسائی اور زراعت کے لیے یہ ایک منطقی انتخاب کہا جا سکتا ہے کیوں کہ دریا اپنے آس پاس کی مٹی کو زرخیز بناتے ہیں۔ آثار یاتی دریافتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ہڑپّائی باشندے مختلف سبزیوں کے علاوہ جو، گندم، باجرا اور بعض اوقات چاول جیسے اناج کی کاشت کیا کرتے تھے۔ وہ یوریشیا میں سب سے پہلے کپاس اگانے والے لوگ بھی تھے۔ جس سے وہ کپڑے بناتے تھے۔ وہ زراعت کے اوزار بھی بناتے تھے جس میں ہل بھی شامل ہے (دیکھیں شکل 6.9) ان میں سے کچھ زرعی اوزار کو کسان اس جدید دور میں بھی استعمال کر رہے ہیں۔

دالیں (Pulses): فصلوں کا ایک زمرہ جس میں پھلیاں، مٹر اور مسور کی دال وغیرہ شامل ہیں۔

شکل 6.9: ہل کا ایک چھوٹا سا مٹی کا ماڈل (ہریانہ کے بنوالی سے حاصل شدہ)

© NCERT not to be republished

اس وسیع زرعی سرگرمی کا انتظام سیکڑوں چھوٹے دیہی مقامات یا گاؤں کرتے تھے۔ آج کی طرح اس وقت بھی شہروں کا وجود اسی وقت تک باقی رہ سکتا تھا۔ جب روزانہ کی بنیاد پر کافی زرعی پیداوار گاؤں سے اُن تک پہنچتی رہے۔

ہڑپّا کے لوگ گوشت کے استعمال کے لیے بہت سے جانور پالتے تھے۔ اس کے علاوہ وہ ندیوں اور دریاؤں سے مچھلی کا شکار بھی کرتے تھے۔ کھدائی کے دوران بڑی تعداد میں جانوروں اور مچھلیوں کی ہڈیوں کی دریافت سے اس کا اندازہ ہوتا ہے۔

ہڑپّا کے لوگوں کے پکانے کے برتنوں میں کیا ہوتا تھا؟ مٹی کے برتنوں کے سائنسی مطالعے سے کچھ سوالات کے جوابات ملتے ہیں جن میں متوقع چیزیں (دودھ سے بنی مصنوعات) اور حیران کن اشیا (مثلاً ہلدی، کیلے اور ادرک) دونوں ہی طرح کے باقیات ملتے ہیں۔ واضح طور پر کہہ سکتے ہیں ان کی خوراک میں کافی تنوع تھا۔

آیئے معلوم کریں

تصور کریں کہ ہڑپّا کے کسی گھر میں آپ کو کھانا بنانا ہے۔ اوپر دی گئی تفصیلات کے مطابق آپ کون سا پکوان تیار کرنا پسند کریں گے؟

سرگرم تجارت

ہڑپّا کے لوگ نہ صرف اپنی تہذیب کے اندر (قریب یا دور کے دوسرے شہر) بلکہ ہندوستان کے اندر اور باہر دیگر تہذیبوں اور ثقافتوں کے ساتھ تجارت میں سرگرم عمل تھے۔ زیورات، لکڑیاں اور روزمرہ استعمال کی دوسری چیزیں (دیکھیں شکل 6.11 صفحہ 98) اور شاید سونا، چاندی کے علاوہ وہ کھانے پینے کی اشیا بھی درآمد کرتے تھے۔ اُن کے سب سے پسندیدہ ترین زیور کارنیلین کے موتی ہوا کرتے تھے، (شکل 6.10 صفحہ 98) یہ ایک نیم سرخی مائل قیمتی پتھر تھا جو گجرات میں پایا جاتا تھا۔ ہڑپّا کے کاریگروں نے ان میں سوراخ کرنے کے لیے ایک خاص تکنیک تیار کی تاکہ دھاگہ ان کے درمیان سے گزر سکے اور انھیں مختلف طریقوں سے سجایا جاسکے۔ انھوں نے سیپ سے خوب صورت چوڑیاں بھی تیار کیں اور چوں کہ یہ کافی سخت ہوتے ہیں تو اس پر کام کرنے کے لیے انھوں نے جدید ترین تکنیک کا استعمال کیا۔

ہڑپّا کے باشندے برآمد شدہ اشیا کے بدلے کیا درآمد کیا کرتے تھے یہ واضح نہیں ہے۔ ممکن ہے اُن میں شاید تانبے کا استعمال شامل تھا کہ وہاں اس دھات کا استعمال عام نہیں تھا۔

© NCERT not to be republished

آیئے معلوم کریں

ہڑپّا کے باشندے تانبے کے جو ایک نرم دھات ہے، ماہر تھے۔ اگر ٹِن کے ساتھ تانبہ ملا دیا جائے تو وہ کانسہ بن جاتا ہے جو تانبے کے مقابلے میں کافی سخت دھات ہے۔ ہڑپّا کے لوگ اوزار اور برتن بنانے کے لیے کانسے کا استعمال کرتے تھے۔ اور جیسا کہ ہم آگے پڑھیں گے لوگ اس سے مجسمہ بھی بناتے تھے۔

شکل 6.11: عمان کے ساحل پر پائی گئی ہڑپائی ہاتھی دانت کی کنگھی (جس کی لمبائی تقریباً 7 سینٹی میٹر ہے)

شکل 6.10: ہڑپّا دور میں کارنیلین سے بنی مالا جو سوسا (ایران کا ایک علاقہ) میں کھدائی کے دوران ملی۔

اس طرح کی تجارت کرنے کے لیے انھوں نے زمینی، دریائی اور زیادہ دور دراز علاقوں کے لیے سمندری راستوں کا استعمال کیا۔ یہ ہندوستان میں اولین بحری سرگرمی تھی۔ یہاں تک کہ ہڑپّا کی کچھ بستیاں اب بھی گجرات اور سندھ کے ساحلی علاقوں میں موجود ہیں۔ لوتھل گجرات میں ایک چھوٹی سی بستی ہے۔ وہاں ایک بیسن کی بازیافت ہوئی ہے جو 217 میٹر لمبا اور 36 میٹر چوڑا ہے۔ آپ اسے دو چھوٹے فٹ بال کے میدان کے برابر بھی سمجھ سکتے ہیں۔ قیاس کیا جاتا ہے کہ یہ جہازوں کے مرمت کی جگہ رہی ہوگی۔ یعنی سامان کی آگے منتقلی کے لیے کشتیوں کو موصول کرنے اور بھیجنے کے لیے استعمال میں آنے والی عمارت۔

اس طرح کی وسیع تجارت کے لیے تاجروں کو اپنے سامان اور خود کی شناخت کے لیے ایک خاص پہچان کی ضرورت پڑتی تھی۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس کے لیے ہزاروں قسم کے مہریں رہی ہوں گی جن کی دریافت متعدد بستیوں کی کھدائی کے دوران ہوئی ہے۔ اسے بنانے کے لیے ایک

© NCERT not to be republished

شکل 6.12: لوتھل میں عظیم بندر گاہ

خاص قسم کے پتھر ابرق (Steatite) کا استعمال ہوتا تھا۔ ایک نرم قسم کا پتھر جو گرم کرنے سے سخت ہو جاتا تھا۔ اس کی ناپ چند سینٹی میٹر کی ہی ہوتی ہے اور عام طور پر ان پر جانوروں کی شبیہوں کو ظاہر کرتے ہیں۔ اُن کے اوپر کچھ حصوں میں ایسی تحریری علامات بھی تھیں جو کسی تحریری نظام کا حصہ ہوں۔ لیکن ہنوز ان نشانیوں اور جانور وغیرہ کی تصاویر کو سمجھنا ایک مشکل کام ہے۔ یقیناً اُن کا تعلق تجارتی سرگرمیوں سے تھا۔

© NCERT not to be republished

شکل 6.13.1، 6.13.2، 6.13.3 : (دائیں سے بائیں) ایک سینگ والے شیر کی عکاسی کرنے والی ہڑپائی مہر؛ ایک بیل کی عکاسی کرنے والی ہڑپائی مہر؛ سینگ والے چیتے کی عکاسی کرنے والی مہر

آیئے غور و فکر کریں

ہڑپّا کی ان تینوں مہروں میں کچھ لکھا ہوا نظر آرہا ہے۔ اس کو دیکھ کر آپ کے ذہن میں کیا خیال آتا ہے؟ کیا آپ اس کا کوئی مطلب بیان کر سکتے ہیں؟ اپنے تخیل سے کام لیجیے۔

عہد قدیم کی زندگی

ماہرین آثار قدیمہ نے ہڑپّا کے لوگوں کی بنائی ہوئی اور اُن کے استعمال میں آنے والی بہت سی اشیا کا پتا لگایا ہے۔

[redacted]

روزمرہ استعمال کی اشیا

[redacted]

شکل 6.14.1: اوپر دائیں جانب کانسہ سے بنا آئینہ

شکل 6.14.2: ٹیرا کوٹا کا برتن (دونوں دھولا ویرا سے)

[redacted]

شکل 6.14.3: اوپر وزن کرنے کے لیے کچھ پتھر

شکل 6.14.4: کانسی کی ایک چھینی (دونوں دھولا ویرا سے)

[redacted]

شکل 6.14.5: پتھر سے بنا گیم بورڈ جس کی لمبائی 25 سینٹی میٹر ہے (دھولا ویرا سے)

شکل 6.14.6: ایک ٹیرا کوٹا ناقوس جس کی لمبائی 4 سینٹی میٹر ہے (راجستھان کے کرن پورہ سے) ہڑپّا کے لوگوں نے چھوٹوں اور بڑوں دونوں کی تفریح کے لیے بہت سے کھیل اور کھلونے بنائے تھے۔

© NCERT not to be republished

ثقافتی
اور
علامتی اشیا

شکل 6.15.1، 6.15.2، 6.15.3: انسانی شکل کا مجسمہ جسے اکثر بڑا پروہت کہا جاتا تھا (حالاں کہ یہ معلوم نہیں ہے کہ یہ شکل کس کی ہے)؛ ایک مہر جس میں سوا ستیکا کو دکھایا گیا ہے؛ ایک مہر جس میں تین چہرے والے معبودکو دکھایا گیا ہے جو ایک بلند پایہ تخت پر بیٹھا ہوا دکھایا گیا ہے جسے طاقت ور جانوروں نے گھیررکھا ہے۔

© NCERT not to be republished

شکل 6.15.4، 6.15.5، 6.15.6 : رقص کرتی ہوئی ایک لڑکی، موہن جوداڑو میں کانسی کا ایک مجسمہ (یہ8-10 سینٹی میٹر اونچا ہے)، ایک ٹیرا کوٹا مجسمہ نمستے کی حالت میں، ایک برتن پر نیا ڈیزائن جو شاید شکل پیاسے کوّے کی کہانی بیان کرتا ہے جو برتن کی سطح سے چالاکی کے ساتھ پانی پینے کی کوشش کررہا ہے (لوتھل سے)۔

آیئے غوروفکر کریں

◈ صفحہ نمبر 100 اور 101 کے سازوسامان یا اس باب میں دکھائی گئی دوسری چیزوں کو دیکھتے ہوئے کیا آپ ان سرگرمیوں اور زندگی کے دوسرے پہلوؤں کا پتا لگا سکتے ہیں، جو ہڑپّا تہذیب کے افراد کے لیے ضروری تھے؟

آیئے معلوم کریں

← لوتھل والے برتن پر دی گئی شکل کی کہانی کو مکمل کیجیے۔ آپ کے خیال میں آج سے 4000 سال پہلے اس کہانی کو کس انداز میں یاد کیا جاتا تھا؟

← رقص کرتی ہوئی لڑکی کے مجسمے پر غور کریں۔ لڑکی کی شکل سے کس تاثر کا اظہار ہوتا ہے؟ اس کی چوڑیوں پر غور کریں جو اس طرح مکمل بازو کو گھیرے ہوئے ہے۔ یہ رواج ابھی بھی گجرات اور راجستھان کے کچھ علاقوں میں دیکھنے کو ملتا ہے۔ اس باب میں آپ اس طرح کی چوڑیاں پہنے ہوئے کہاں دیکھتے ہیں؟ اس سے ہمیں کون سا نتیجہ اخذ کرنا چاہیے؟

اختتام یا نئی شروعات؟

تقریباً 1900 ق.ع.د کے آس پاس یہ سندھو سرسوتی تہذیب اپنی تمام کامیابیوں کے باوجود منتشر ہونے لگی۔ شہر ایک ایک کرکے اجڑنے لگے۔ اگر کچھ باقی بھی رہ گئے تو انھوں نے بدلتے حالات کے ساتھ دیہی طرزِ زندگی اختیار کرلیا۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ماضی کی حکومت یا انتظامیہ کے آثار اب باقی نہیں رہے۔ بتدریج ہڑپّا کے لوگ ہزاروں نہیں تو کم از کم سیکڑوں چھوٹی چھوٹی دیہی بستیوں میں منتشر ہوگئے۔

آیئے غوروفکر کریں

ہڑپّا کے لوگ دیہی علاقوں کی جانب لوٹے کیوں کہ دیہی طرزِ زندگی شہری طرزِ زندگی کے مقابلے خوراک اور پانی تک آسان رسائی فراہم کرتی ہے۔ اُس وقت کی طرح آج بھی شہری، خوراک اور کبھی کبھی پانی کی فراہمی کے لیے دیہات پر انحصار کرتے تھے۔

اس زوال کی وجہ کیا تھی؟ ماہرینِ آثارِ قدیمہ اس کی متعدد وجوہات بیان کرتے ہیں۔ بہت پہلے یہ سمجھا جاتا تھا کہ جنگ و جدل نے ان شہروں کو تباہ کیا۔ حالاں کہ اس جنگ و جدل کے کوئی ثبوت

© NCERT not to be republished

نہیں ملتے۔ جہاں تک ثبوت ملتا ہے اس سے ایسا لگتا ہے کہ ہڑپن کے پاس فوج یا جنگی ہتھیار نہیں تھے۔ مجموعی طور پر ہڑپّا امن پسند تھے۔

فی الحال دو اسباب پر اتفاق پایا جاتا ہے۔ اول موسمیاتی تبدیلی جس نے 2200 ق.ع.د کے بعد سے زیادہ تر دنیا کو متاثر کیا اور اس کی وجہ بارش کا نہ ہونا اور خشک سالی ہے۔ اس سے زراعت مشکل اور شہروں تک خوراک کی فراہمی مشکل ہوگئی۔ دوم دریائے سرسوتی اپنے مرکزی طاس میں خشک ہوگیا۔ اچانک وہاں کے شہر مثلاً کالی بنگا اور بناولی جیسے شہر خالی ہوگئے۔ ممکن ہے اس کی کچھ اور بھی وجوہات ہوں مگر یہ دو اسباب ہمیں اس بات کی یاد دلاتے ہیں کہ ہم اپنی فلاح و بہبود کے لیے آب و ہوا اور ماحول پر کس قدر انحصار کرتے ہیں۔

شہروں کے غائب ہو جانے کے باوجود بہت سی ہڑپائی ثقافت اور تکنیک کا خاصا حصہ باقی رہا اور ہندوستانی تہذیب کے دوسرے دور تک منتقل ہوا۔ جس پر ہم کسی اگلے باب میں گفتگو کریں گے۔

اس سے پہلے کہ ہم آگے بڑھیں...

- سندھ، ہڑپّا یا سندھو سرسوتی تہذیب ہندوستان کی قدیم تہذیبوں میں سے ایک ہے۔ یہاں کے باشندے خاص طور پر ہڑپّا کے لوگوں نے منظم شہر قائم کیے جس میں ایک طرف بہترین پانی کا نظم تھا تو دوسری جانب مختلف قسم کے فنون اور تیز رفتار تجارت کا بھی وجود تھا۔
- ایک پیداواری زراعت شہروں میں مختلف قسم کی فصلیں لاتی تھی۔
- کوئی تہذیب اچانک زوال پذیر نہیں ہوتی بلکہ اس کی وجوہات ہوتی ہیں جس میں موسمی اور ماحولیاتی تبدیلی شامل ہے۔ اس کی ایک وجہ دیہی طرزِ زندگی کی جانب لوگوں کا لوٹنا بھی ہے۔

© NCERT not to be republished

سوالات، سرگرمیاں اور پروجیکٹس

1. اس باب میں زیر مطالعہ تہذیب کے مختلف نام کیوں ہیں؟ ان کی اہمیت پر گفتگو کیجیے۔
2. 150 سے 200 الفاظ پر مشتمل ایک مختصر رپورٹ لکھیے جس میں سندھ سرسوتی تہذیب کی کچھ حصول یابیوں کا مختصراً ذکر ہو۔
3. تصور کیجیے کہ آپ کو ہڑپّا شہر سے کالی بنگا کا سفر کرنا ہے۔ آپ کے پاس مختلف متبادلات کیا ہیں؟ کیا آپ اس کا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ہر متبادل میں کتنا وقت لگ سکتا ہے؟
4. تصور کیجیے کہ ہڑپّا کے کسی فرد کو آج کے عہد میں کسی مطبخ کا دورہ کرایا جائے؟ ان کے لیے چار یا پانچ چیزیں حیرت انگیز کیا ہوں گی؟
5. اس باب میں شکلوں کو دیکھ کر ان زیورات / طرز / اشیا کی فہرست بنائیں، جو آج بھی اکیسویں صدی میں رائج ہیں؟
6. دھولاویرا میں آبی ذخائر کا نظام کس ذہنیت کی عکاسی کرتا ہے۔
7. موہن جوداڑو میں اینٹوں سے بنائے گئے تقریباً 700 کنوؤں کی گنتی کی گئی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ وہ کئی صدیوں سے باقاعدگی سے زیر استعمال رہے ہیں اور اُن کی دیکھ بھال ہوتی رہی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ اس کے مضمرات پر بھی بحث کیجیے۔
8. یہ اکثر کہا جاتا ہے کہ ہڑپّا کے لوگ اعلیٰ تمدنی شعور رکھتے تھے۔ اس قول کی اہمیت پر بحث کیجیے۔ کیا آپ اس سے متفق ہیں؟ ہندوستان کے آج کے شہریوں سے اس کا موازنہ کیجیے۔

© NCERT not to be republished